جانے والی ارکان یہاں کی خواتین کی انتہائی کمترین اقلیت یعنی صرف ایک فیصد کی نمائندگی کریں گی جو اسلام کے علاوہ خود ان کے نصب العین "جمہوریت" کے اقدار کی بھی توہین ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ

☆☆☆

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محترم جناب مولانا علیم ناصری حفظہ اللہ کی ہمہ جہت شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ مسلک اہل حدیث کے معروف ترجمان ہیں۔ عالمی سطح پر شعروادب کے حوالے سے بھی مشہور ہیں' خاص طور پر "شاہنامہ بالاکوٹ" جیسے شاہکار نے آپ کا مقام مزید اجاگر کیا ہے۔ آپ اس گئے گزرے دور میں ایسے نادر بزرگ ہیں جو فنی ذوق میں کمتر افراد کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے ذریعے مشفقانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ ادارہ شکرگزار ہے کہ انہوں نے اپنا تازہ کلام التراث کی زینت بنانے کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ (ادارہ)

نعت منشائے الٰہی' نعت نطقِ جبرئیل
نعت ہے توصیفِ محبوبِ خداوندِ جلیل
نعت جذبِ جاودانی نعت کیفِ سرمدی
نعت ہے مینائے کوثر نعت موجِ سلسبیل
نعت ہے مردِ مسلماں کے لئے فردوسِ گوش
نعت ہے حکمت کی برہاں نعت عرفاں کی دلیل
سیدِ اولادِ آدم' ہادیِ جن و بشر
وہ نویدِ ابنِ مریم' وہ تمنائے خلیل
عالم امکاں کے اندر ہے کہاں اس کی نظیر
وسعتِ کون و مکاں میں کون ہے اس کا مثیل
چشمِ گردوں نے نہیں دیکھا کہیں ایسا حسین
بطنِ گیتی نے نہیں پیدا کیا ایسا جمیل
اس کے اصحاب مکرم سربلند و سرفراز
ہیں علیم اس کے عدو خوار و زبوں زار و ذلیل

درس قرآن پاک

محمد ابراھیم محمد اکبر

﴿ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الآخر وماهم بمؤمنين o يخدعون الله والذين امنوا وما يخدعون الآ انفسهم وما يشعرون o﴾ (سورۃ البقرہ ۸۔۹) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ''ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں'' مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ مومن نہیں۔ وہ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود ہی دھوکے میں پڑے ہیں۔ اگرچہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سورہ کریمہ کے ابتدائی پانچ آیات میں مومنین مخلصین کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد دو آیات میں منکرین حق جو قبولیت کی استعداد کے لحاظ سے قسم اول کی ضد ہیں کا ذکر فرمایا۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تیرہ آیات میں لوگوں کی تیسری قسم کا ذکر فرمایا ہے جو اگرچہ اسلام اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حقیقت میں اس دولت سے محروم ہیں۔ ان کے دل میں ایمان نہیں ہے۔ صرف دنیاوی مقاصد کی خاطر فریب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس گروہ سے ایمان کی نفی کر کے ان کو کافروں میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ''وماهم بمؤمنين'' علماء سلف رحمہم اللہ نے اس آیت کریمہ کی روشنی میں ایک بدعتی فرقہ کرامیہ پر رد کیا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان کے لئے صرف زبان سے اقرار کافی ہے اگرچہ دل میں اعتقاد نہ بھی رکھتا ہو۔ یہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود ان کے الفاظ ''امنا بالله وباليوم الآخر'' نقل کرنے کے باوجود ان سے ایمان کی نفی کر دی ہے اور کرامیہ وغیرہ کا یہ دعویٰ ان کی کتاب وسنت سے ناواقفیت اور کج فہمی کا نتیجہ ہے۔ درحقیقت کتاب وسنت کی روشنی میں ایمان ''تصديق بالقلب اقرار باللسان وعمل بالاركان'' کا نام ہے۔ یہی مسلک امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام اوزاعی، امام اسحٰق بن راھویہ، تمام اہل حدیث اور اہل مدینہ رحمہم اللہ کا بھی ہے۔ جہمیہ اور بعض قدریہ کا یہ عقیدہ کہ ایمان صرف معرفت قلب کا نام ہے، کرامیہ کے مذکورہ عقیدہ کی طرح غلط ہے۔

النفاق اظهار الخير وابطان الشر یعنی نفاق کا معنی یہ ہے کہ خیر کا اظہار کرنا اور باطن میں جو شر ہے اسے پردے میں رکھنا۔ علماء نے نفاق کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ (۱) اعتقادی نفاق (۲) عملی نفاق۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اية المنافق ثلاث اذا حدث كذب، واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان، وفى رواية، اذا عاهد غدر واذا خاصم فجر (مسلم) یہ صفات عملی منافق کی ہیں۔ لیکن

اعتقادی منافق دائرہ اسلام سے خارج ہیں جن کا ذکر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس سورہ کریمہ اور کئی سورتوں میں فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت مدینہ سے قبل مکۃ المکرمہ میں نفاق کا نام و نشان تک نہ تھا نہ مدینہ میں ہجرت کے بعد۔ یہاں تک کہ غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو مشرکین پر فتح مبین نصیب فرمائی اور مسلمان سربلند ہوئے تو جو لوگ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے ذلیل ہوئے۔ ان میں سے بعض نے ڈر کے مارے اسلام کا اظہار کیا۔ اور اہل اسلام کو فریب دینے لگے تاکہ ان کے جان ومال محفوظ رہیں۔ پس یہ لوگ مسلمانوں کے صف میں ظاہراً اسلام اور ایمان کا دعویٰ کر کے داخل ہوئے در حقیقت یہ ان میں سے نہیں تھے۔

اسلام سے قبل مدینہ میں اوس اور خزرج قبیلے کے لوگ مشرکین عرب کے طریقے پر بت پرست تھے' اور یہود کے تین قبیلے بنو قینقاع' بنو نضیر' اور بنو قریظہ بھی آباد تھے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو اوس اور خزرج قبیلے کے اکثر لوگ مسلمان ہو گئے' یہود مدینہ میں سے چند ایک کے سوا باقی لوگ کفر پر اڑے رہے۔ ادھر اسلام کے مدینہ میں داخل ہونے سے قبل عبداللہ بن ابی بن سلول انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج کا سردار تسلیم کیا جاتا تھا' قبائل انصار ان کو اپنا بادشاہ بنانے کی تیاری میں تھے کہ اللہ کے فضل و کرم سے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہنچے تو لوگ مسلمان ہو گئے اور اسے بھول گئے' اس صدمہ کی آگ اس کے دل میں ہمیشہ سلگتی رہی۔ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف نفرت آمیز رویہ جاری رکھا یہاں تک کہ بدر کے بعد غلبہ اسلام سے خوف زدہ ہو کر اسلام میں داخل ہونے کا اظہار کیا۔ کچھ اور لوگ بھی جو اس کے ہم خیال تھے' اور بعض یہودی بھی اس کے ساتھ ہو لئے۔ تب سے نفاق و شقاق نے مدینہ و اطراف مدینہ میں جنم لیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے خاص لطف و کرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو منافقین کے حالات و کرتوت سے آگاہ فرمایا' جس سے وہ ان کے شر اور دھوکے سے محفوظ رہے۔

"یخادعون اللّٰہ" الآیۃ علماء تفسیر نے لکھا ہے کہ المخادعۃ: ان یظھر المخادع لمن یخادعه شیئاً ویبطن خلافه لکی یتمکن من مقصوده ممن یخادع" یعنی فریب کار کا بظاہر اچھا بن کر دکھانا اور دل میں بری بات چھپانا' تاکہ دوسرے کو دھوکا دیا جائے اور مغالطہ میں رکھا جائے۔

سو یہ منافقین اللہ عالم الغیب والشہادہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے ساتھ بھی یہ چال چلنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اپنے آپ کو بعض دنیاوی مقاصد کے حصول میں کامیاب و کامران سمجھتے تھے۔ اس سے قبل کی آیت کریمہ میں منافقین کی بابت یہ بتلایا گیا تھا کہ یہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں اسے دل سے نہیں مانتے' اور جو دل میں رکھتے

ہیں اسے زبان پر نہیں لاتے' وہ صرف مسلمانوں سے فائدہ حاصل کرنے کی خاطر یا ان کی پکڑ سے بچنے کیلئے اور خاص طور پر اسلام کو گزند پہنچانے کے مواقع تلاش کرنے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔

رب العزت نے اس آیت کریمہ میں ان کے اس طرز عمل پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ کفر کے علاوہ فریب اور دھوکا دہی کے بھی مجرم ہیں' سچائی کی مخالفت کرتے کرتے ان کی جرأت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ یہ اپنے خیال میں اللہ کو بھی دھوکا دینے لگتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ لوگ مسلمانوں کی مجلسوں اور مشوروں میں شامل ہوتے' اپنا اعتماد جماتے اور مخفی طور پر کفار سے سازباز رکھتے اور انہیں مسلمانوں کے راز سے آگاہ کردیتے' یوں دوستوں کی صورت میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خوب کاری ضرب لگاتے۔

مفسرین میں سے بعض نے "یخادعون اللّٰہ" کا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ لوگ اپنے خام خیالی میں اللہ کو دھوکا دیتے ہیں' حالانکہ اللہ وہ ذات ہے جس پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے' اسے دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ اور صیغہ فَاعَلَ' اشتراک فعل کا فائدہ دیتا ہے' مطلب یہ کہ منافق جھوٹ کے ذریعے جس کا ذکر سطور بالا میں ہوا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے' روز قیامت اللہ تعالیٰ منافقین کے ساتھ کچھ اس انداز میں سلوک فرمائے گا' ارشاد ہے: ﴿یوم یقول المنافقون والمنافقات للذین امنوا انظرونا نقتبس من نورکم قیل ارجعوا وراء کم فالتمسوا نورا فضرب بینھم بسورلہ باب باطنہ فیہ الرحمة وظاھرہ من قبلہ العذاب ٥﴾ اس دن منافق مرد اور عورتیں اہل ایمان سے استدعا کریں گے کہ ہمارا بھی خیال رکھو تاکہ ہم تمہارے نور سے استفادہ کریں (جنت کی طرف جانے کیلئے) تو ان سے کہا جائے گا "تم واپس پلٹو اور خود ہی نور تلاش کرو"۔ پھر مومنوں اور منافقوں کے مابین ایک دیوار قائم کی جائے گی جس میں دروازہ ہوگا اس کے اندرونی جانب رحمت الٰہی ہوگی اور دیوار کے بیرونی جانب عذاب الیم ہوگا۔ (الحدید ۱۳)

ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر دنیا میں احکام اسلام نافذ کئے جن پر انہیں طوعاً و کرھاً چلنا پڑتا اور ساتھ ہی منافقین کے لئے دوزخ کی وعید بھی بیان کی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے بھی ان پر احکام دین اسی طرح جاری کئے جس طرح عام مسلمان پر نافذ ہوتے تھے۔

"وما یخدعون الا انفسھم" میں نفی و ایجاب دونوں ہیں' یعنی اس دھوکے کا انجام بد انہی پر ہوگا' کلام عرب میں یہ محاورہ ہے کہ (من خدع من لا یخدع فانما یخدع نفسہ)